Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۳۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ، ۶ ہجرت ۱۳۵۱ہش، ۶ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۰۱

88

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۵ ہجرت ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

احباب جماعت حضور کی اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں کچھ عرصہ سے ہر جمعہ کو صبح کے وقت حضور ایدہ اللہ کے زیر ارشاد اور مجلس صحت کے زیر اہتمام جملہ انصار، خدام اور اطفال ملکر اپنے اپنے محلوں میں صفائی کی خاطر وقارِ عمل مناتے ہیں حضور بھی وقتاً فوقتاً معائنہ کیلئے تشریف لے جاتے ہیں۔ چنانچہ آج صبح بھی جب وقارِ عمل ہو رہا تھا تو حضور مختلف محلہ جات میں تشریف لے گئے۔ حضور نے کام کا معائنہ فرمایا اور کارکنوں کو اہم اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔

محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی پوتی تسنیم (عمر آٹھ سال) کو ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

برادرم مکرم عطاء الرحمٰن صاحب زرتو بی اے ایل ایل بی آف پاکستان چپ بورڈ جہلم کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم ہجرت (مئی) کو دو بہنوں کے بعد لڑکا (اور تیسرا بچہ) عطاء فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انیس الرحمٰن تجویز فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ کا پانچواں پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کی نعمت سے نواز کر نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لاہور)

مجالس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

ماہ شہادت (اپریل) گذر چکا ہے اس لئے اس ماہ کی رپورٹ مجالس انصار اللہ جلد سے جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سب سے بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن وہ ہے جب انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے

اُس دن جہنم کے قریب کرنے والا اعمال نامہ دھو دیا جاتا ہے اور گناہ معاف ہو جاتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بعض ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے۔ یہ دن بھی بڑا ہی مبارک ہے۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جمعہ ہی کو پیدا کیا اور اسی دن ان کی توبہ منظور ہوئی تھی۔ اور بھی بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کی ماثور ہیں۔ ایسا ہی اسلام میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی کے دن مانا گیا ہے اور ان میں بھی عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ دن بیشک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں۔ لیکن ایک دن ان سب سے بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دِن ہے۔ مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اِس دِن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش۔ ورنہ اگر اس کی برکات اور خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی یا وہ اس کی پرواکرتے تو حقیقت میں وہ دِن ان کے لئے بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دِن ثابت ہوتا اور لوگ اُسے غنیمت سمجھتے۔

وہ دِن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دِن انسان کی توبہ کا دِن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اِس لئے کہ اس دن وہ بد اعمال نامہ جو انسان کو جہنّم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضب الٰہی کے نیچے اُسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنّم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اِس ارشاد کے پیشِ نظر اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ خرچ کریں اور جو لازمی چندہ جات واجب الادا ہیں، اُن کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ہجرت ۱۳۵۱ ہش

گھانا میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا از سرِ نو احیاء

۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے بعض ممالک کا تبلیغی دورہ کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت اولاً "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم فرمایا اور پھر "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت مغربی افریقہ کے متعدد ملکوں میں احمدیہ ہیلتھ سنٹرز، ہسپتال اور ہائر سیکنڈری سکولز کھولنے کا فیصلہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرر کردہ خلیفۂ برحق کی جاری کردہ اس سکیم میں غیر معمولی برکت ڈالی۔ چنانچہ پونے دو سال کے انتہائی مختصر عرصہ میں اب تک نائیجیریا، گھانا، سیرالیون اور گیمبیا میں سولہ نئے ہسپتال اور دس نئے ہائر سیکنڈری سکول قائم ہو چکے ہیں۔ چودہ ہسپتالوں میں سے نائیجیریا میں دو، گھانا میں چار، سیرالیون میں تین اور گیمبیا میں پانچ ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ابھی یہ سکیم اپنے ابتدائی مراحل میں ہے۔ جب حسب پروگرام اس میں وسعت پیدا ہو گی تو ان ممالک میں احمدیہ ہسپتالوں اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکولوں کا ایک جال پھیل جائے گا۔

خدمتِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کا یہ ایک ایسا محیر العقول کارنامہ ہے کہ ان ممالک میں اس پر بے انتہا خوشی و مسرت اور حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ وہاں کی حکومتیں اور عوام حیران ہیں کہ کس طرح ایک ہسپتال کے بعد دوسرا ہسپتال اور ایک سکول کے بعد دوسرا سکول کھلتا چلا جا رہا ہے۔ انہیں (بجز ان لاکھوں افریقیوں کے جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبولِ حق کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہو چکی ہے) ابھی اس امر کا پورا شعور نہیں ہے کہ یہ سب محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے اُس پاک جذبہ کی کرشمہ سازی ہے جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ابتدائی متبعین میں پیدا کیا اور جو بعد ازاں جماعت میں قائم ہونیوالے خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے آئندہ نسلوں میں منتقل ہو کر پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس زمانہ میں اس جذبہ کی اس رنگ میں آبیاری فرمائی ہے کہ احمدی ڈاکٹرز اور اساتذہ افریقہ میں نوعِ انسان کی خدمت بجالانے کی خاطر مسلسل اپنی خدمات پیش کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کے اس جذبہ کا مغربی افریقہ کے ان ممالک کی حکومتوں اور عوام پر جو اثر ہو رہا ہے اور اس کے ماتحت وہ جس والہانہ انداز میں جماعت احمدیہ کی ان بے لوث خدمات کو سراہ رہے ہیں گیمبیا، سیرالیون اور نائیجیریا کے تعلق میں ہم اس کی ایک خفیف سی جھلک گزشتہ ادارتی مضامین میں ہدیۂ قارئین کر چکے ہیں۔ آج ہم اسی تسلسل میں گھانا میں رُونما ہونے والے انقلابِ عظیم کی ایک جھلک سطور ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

گھانا مغربی افریقہ کا وہ خوش قسمت ملک ہے کہ جس کی طرف احمدیہ ہیلتھ سنٹرز کے قیام کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے سب سے پہلے اپنی توجہ مبذول فرمائی۔ گو اب تک وہاں مختلف علاقوں میں چار ہیلتھ سنٹر کھل چکے ہیں، تاہم جب حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے للّٰہی سفر سے واپس تشریف لانے کے چند ماہ بعد ہی گھانا کے علاقے کوکوفو میں کلینک کھولنے کی غرض سے ریٹائرڈ بریگیڈیئر جناب ڈاکٹر غلام احمد صاحب کو وہاں بھجوایا اور کلینک کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی تو علاقہ بھر کے لوگوں نے اس پر بے انتہا خوشی منائی۔ اس موقع پر باقاعدہ ایک دربار منعقد کیا گیا جس میں نہ صرف کئی علاقوں کے پیراماؤنٹ چیفس اور علاقہ بھر کے ہزارہا افراد شریک ہوئے بلکہ کوکوفو اور بیکاوی کے بادشاہوں نے بھی روایتی شان و شکوہ کے ساتھ تشریف لا کر اس میں شرکت کی۔ شاہِ کوکوفو نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم جماعتِ احمدیہ کے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کے از حد شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق اس علاقہ میں کلینک قائم کرا دیا اور اس کے لئے پاکستان سے ایک ماہر ڈاکٹر کو یہاں بھجوانے کا انتظام فرمایا۔"

اس کے ایک سال بعد جب سویڈرو میں چوتھے احمدیہ ہسپتال کا قیام عمل میں آیا تو اس کا افتتاح پاکستانی ہائی کمشنر مقیم گھانا ہز ایکسی لینسی ایس۔ اے۔ سعید نے فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں صدارت کے فرائض الحاج شانی محاما نائب وزیر زراعت گھانا نے ادا فرمائے۔ ہر دو نے اپنی تقاریر میں جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات اور رفاہی سرگرمیوں کا ذکر کر کے بہت شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ نائب وزیر زراعت نے تو یہاں تک کہا کہ گھانا میں اسلام کا از سرِ نو احیاء جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہی ظہور میں آیا ہے۔ اس تقریب کی جو خبر گھانا کے انگریزی اخبارات میں شائع ہوئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"پاکستانی ہائی کمشنر مقیم گھانا ہز ایکسی لینسی ایس۔ اے۔ معید نے ۲۸ نومبر ۱۹۷۱ء کو سویڈرو کے شہر میں اگونو کے مقام پر چوتھے احمدیہ ہسپتال کا افتتاح فرمایا۔

اپنے افتتاحی خطاب میں ہائی کمشنر صاحب نے جماعتِ احمدیہ کے بے لوث جذبۂ خدمت کی بہت تعریف کی اور جماعت کو اس بناء پر خراجِ تحسین پیش کیا کہ اس نے اپنی انتھک اور بے لوث خدمات کے ذریعہ گھانا اور پاکستان کے عوام ایک دوسرے کے قریب لانے اور ان کے درمیان بہتر مفاہمت کا جذبہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

افتتاحی تقریب کے صدر الحاج شانی محاماہ (ALHAJ SHANI MAHAMAH) نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ گھانا میں اسلام کا از سرِ نو احیاء جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہی ظہور میں آیا ہے۔ سویڈرو کا شہر جو پہلے ایک عیسائی شہر شمار ہوتا تھا اب اسے یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔"

اسی طرح جب پاکستانی ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی ایس۔ اے۔ سعید صاحب نے اسکورے کے احمدیہ ہسپتال کا معائنہ فرمایا تو انہوں نے ہسپتال کی "زائرین کی کتاب" میں اپنے قلم سے درج ذیل الفاظ رقم فرما کر اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا:۔

"اس ہسپتال کے قیام پر جملہ ابتدائی مشکلات اور رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کے بعد ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ عوام کی جو بے لوث خدمات سرانجام دے رہے ہیں میں ان سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔" (ترجمہ از انگریزی)

تھوڑے سے عرصہ میں چار ہسپتالوں کے قیام اور ان کے ذریعہ ہزاروں ہزار مریضوں کے علاج کے خاطر خواہ انتظام کا ہی یہ اثر تھا کہ جب ۱۹۷۱ء کے اواخر میں جماعت احمدیہ گھانا کے ایک وفد نے گھانا کے صدر مملکت سے ملاقات کر کے انہیں قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا تو صدر مملکت نے اس موقع پر اراکین وفد کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہماری حکومت مختلف مذاہب پر کسی قسم کی پابندی عائد کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ ہمارا آئین اس کی اجازت نہیں دیتا اور یہ امر کہ آئین کی رُو سے گھانا میں مکمل مذہبی آزادی کا دور دورہ ہے میرے لئے از حد خوشی کا موجب ہے۔

بلاشبہ آپ کے مذہب نے جو دنیا کے عظیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے اہلِ گھانا کو فیض پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ گھانا کی تعمیر و ترقی میں اسی طرح آئندہ بھی ہاتھ بٹاتے رہیں گے۔

آپ کی جماعت اہلِ گھانا کی جو خدمات بجا لا رہی ہے حکومت اس سے اچھی طرح باخبر ہے اور اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم آپ کے از حد ممنون ہیں کہ آپ نے اس ملک کی تعمیر و ترقی میں شریک ہو کر اہم کردار ادا کرنا ضروری سمجھا۔" (اخبار "گائیڈنس" بابت نومبر ۱۹۷۱ء)

گھانا کی سربرآوردہ حضرات کی تقاریر اور ان کے تاثرات کے یہ چند اقتباسات اس امر کے آئینہ دار ہیں کہ گیمبیا، سیرالیون اور نائیجیریا کی طرح گھانا میں بھی "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے نتیجہ میں بحمد اللہ تعالیٰ ایک انقلاب عظیم رُونما ہو رہا ہے۔ کیا مسلم اور کیا غیر مسلم سب ہی جماعت احمدیہ کی عظیم الشان رفاہی سرگرمیوں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے خراجِ تحسین پیش کر رہے ہیں اور بالخصوص مسلمانوں کی طرف سے بھی اس امر کا برملا اظہار کیا جا رہا ہے کہ گھانا میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ ہی اسلام کا از سرِ نو احیاء ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

89

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ اُحد میں مسلمانوں کو عارضی ہزیمت کے سلسلہ میں الٰہی اسباق اور نصائح

(محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری)

(۴)

(۱۵) پندرھواں سبق یا پندرھویں نصیحت

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ۔

اے مسلمانو! تم نے جو اپنی حُسنِ ظنی کی بناء پر اسلام کے سب نام لیواؤں کو ایک سطح پر رکھ کر اسلام کے اندرونی دشمن (منافقوں) تک کو بھی ایسے نازک مواقع جہاد میں اپنا ردیف بنا لیا۔ یہ تمہاری غلطی تھی۔ تم نے اپنی سادگی سے مساوات اسلامی کی تعلیم کا صحیح مفہوم نہ سمجھا جس کا خمیازہ آخر تمہیں بھگتنا پڑا۔ اب ان واقعات سے تمہیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ ان واقعات کا ظہور پذیر ہونے میں الٰہی منشاء یہی تھا کہ تم پر ان منافقین کے رسمی اسلام ادعائی ایمان کی حقیقت کا اچھی طرح انکشاف ہو جائے۔ لیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم۔ ابتلاء میں صدور کا لفظ اختیار فرمانے اور تمحیص میں قلوب کے لفظ میں یہی حکمت ہے کہ تمہیں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن کر مخلص مومن اور منافق کے اعمال و عوامل کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ایسے شدائد و محن کے مواقع پر ایمان و اخلاص کے اعلیٰ معیار پر کون قائم رہتا اور کون اس سے ہٹ کر وقت پر دھوکہ دیتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو یہ چھپے دشمن۔ مار آستین جو ایک وقت بڑے زور شور سے اپنے ادعائی ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہاد جہاد پکار رہا تھا جس کا نقشہ ایک جگہ قرآن مجید میں یوں کھینچا گیا ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔ (النساء آیت ۷۸) ترجمہ کیا تجھے ان لوگوں کا حال معلوم نہیں جنہیں کہا گیا تھا کہ تم اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو (اور وہ جو جنگ کے شائق تھے) جب جنگ کرنا ان پر فرض کیا گیا تو ان میں سے ایک فریق اسی طرح ڈرنے لگا جس طرح خدا سے ڈرنا چاہیئے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور وہ لوگ کہنے لگے اے ہمارے رب تو نے ہم پر جنگ کرنا کیوں فرض کیا۔ کیوں نہ تو نے کچھ دیر کے لئے ہمیں اور ڈھیل دی۔ پھر جب میدانِ جنگ میں قدم رکھنا پڑا اور عوامل حرب ظاہر ہونے لگے تو اسی چھپے دشمن کے منہ سے وہ گند جو اس کے دل کی گہرائیوں میں پوشیدہ تھا ظاہر ہو گیا جس کو اب تک ادعائی ایمان کے پردوں میں چھپائے ہوئے تھا۔ آخر اس کے نمائشی اسلام کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور یہ کہہ اٹھا۔ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ۔ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا۔

واضح ہو کہ ایمان و اعتقاد کا تعلق قلب سے ہے نہ کہ صدر سے۔ لا یقال اعتقد بصدرہ وامن بصدرہ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان مخلص مومنوں کے متعلق فرماتا ہے جن کے ایمان کی جڑیں قلوب میں راسخ ہیں۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ (المجادلہ آیت ۲۳) اور منافقوں کے متعلق فرماتا ہے۔ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات آیت ۱۵) اسی بناء پر صوفیاء کرام کہتے ہیں۔ القلب مقر الایمان والصدر محل الاسلام

(۱۶) سولھویں نصیحت

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ۔

یہ لوگ درہ چھوڑنے والوں کے علاوہ تھے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر پا کر میدانِ جنگ سے توجہ ہٹالی اور پیٹھ دے کر تتر بتر ہو گئے۔ بلکہ ان میں سے بعض مدینہ میں لوٹ گئے۔ یہ چونکہ ان کی حواس باختگی کا مظاہرہ تھا۔ عمداً شرارت نہیں تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ ابوالقاسم بلخی کا بیان ہے کہ اُحد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف تیرہ اشخاص باقی رہ گئے تھے جن میں سے پانچ مہاجرین تھے اور باقی انصار (روح المعانی) ولقد عفا اللہ عنہم میں اسی اسلامی دستور کی طرف اشارہ ہے کہ جب کہیں فوج کے بعض افراد سے کوئی لغزش ہو جاتی ہے جس کی بناء کسی سازش پر نہ ہو تو افسر فوج کو چاہیئے کہ اسے معاف کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات غفور حلیم کا یہی تقاضا ہے۔ پس تمہیں چاہیئے کہ تخلقوا باخلاق اللہ کا نمونہ بنو۔

(۱۷) سترہویں نصیحت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ

اے مسلمانو! اپنا ایمان مضبوط رکھو، علیٰ ھذا کفار کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر کسی قسم کی ایمانی کمزوری نہ دکھانا۔ دشمن کا پروپیگنڈا تو ایک سیاسی چال ہے۔ در حقیقت دشمن جب مسلمانوں کی بے نظیر شجاعت اور جذبہ قربانی اور ان کی غیر متوقع فتوحات کو دیکھتا ہے تو مارے حسرت کے اس کا دل جل جاتا ہے لیجعل اللہ ذلک حسرۃ فی قلوبھم پس اس حسرت اور ندامت کی سلگتی آگ کو بجھانے کیلئے وہ اسی جھوٹے پروپیگنڈے سے پانی کے چھینٹوں کا کام لینا چاہتا ہے۔ مگر یاد رکھو یہ پروپیگنڈا اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ حقیقت شناس طبائع اس جھوٹے پروپیگنڈے کی شناعت اور اسکی تہ میں جو حقیقت پوشیدہ ہے اسے فوراً بھانپ لیتی ہیں جب وہ یہ کہتا ہے کہ لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا۔ بھلا طبعی موت کی اجل معینہ کو کون روک سکتا ہے خواہ ارسطو اور افلاطون کا باپ بھی اسکا معالج بن کر آئے۔ اللہ تعالیٰ کا اٹل اور غیر متبدل قانون یہی ہے۔ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ (النساء آیت ۷۹) اے پروپیگنڈا کرنیوالو! جب تمہارے باپ دادے اور بھائی بہنیں بستر مرگ پر تمہارے سامنے جان کندنی کی حالت میں گزر رہے ہوتے ہیں تم ان کو موت کے پنجہ سے کیوں نہیں چھڑا لیتے۔ بلکہ تم خود ہی الٹے انکی موت کے صدمہ سے نڈھال ہو کر چیخ و پکار اور گریہ زاری میں مشغول ہو جاتے ہو۔ ایسا ہی دوسرا حصّہ وما قتلوا کا سوائے آنکھ کے اندھے ایسا اعتراض نہیں اس وقت مسلمانوں کے مقابل میں تو یاد رکھا مگر اپنے بیٹوں اور قوم کے سرداروں صنادید قریش کے خروج کے موقعہ پر انہیں یہ نصیحت یاد نہ آئی جبکہ وہ مکہ سے سینکڑوں میل چل کر مسلمانوں کو کچلنے کیلئے مدینہ پر حملہ آور ہوئے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بدر کی لڑائی میں تمام صنادید قریش قتل کئے گئے سوائے ان کے جن کا آخر میں اسلام لانا مقدر تھا۔ اور احد میں بھی تقریباً اسی قسم کے مشابہ حال ہوا ابھی تو دشمن نے بھاگنے میں عافیت سمجھی۔ پس اس نصیحت فرمائی کا راگ ان کیلئے کیوں نہیں گایا جاتا۔ کیا یہ دو رخی چال ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور والی مثال کا چربہ نہیں؟

سنو! حق و صداقت کو قائم کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا یا اپنی عزت و حرمت اور ناموس و عصمت کی حفاظت اور ملک و ملت کے بچاؤ کی خاطر مارا جانا کوئی معیوب امر نہیں اور نہ طعنہ زنی کے قابل ہے۔ بلکہ حیات ملی اور قومی روح کو تازہ رکھنے اور اسے اوج و عروج پر پہنچانے کیلئے ایسی قربانیاں سیڑھی اور معراج کا کام دیتی ہیں۔ قوموں کی عزت و ناموس ایسے ہی جیالوں کے خون سے وابستہ ہوتی ہے انکی یہ قربانیاں گلستانِ ملت کی شادابی کیلئے کھاد کا درجہ رکھتی ہیں۔ خصوصاً اللہ کی راہ میں اپنی حقیر جان کی قربانی پیش کرکے شہادت کا درجہ پانا تو ایک عظیم الشان انعام الٰہی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔ اللہ کی راہ میں شہید ہو جانیوالوں یا دورانِ جہاد میں طبعی وفات پانیوالوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہاں تین وعدے فرمائے ہیں پہلا وعدہ الٰہی مغفرت اور ستر پوشی کا۔ دوسرا نزول رحمت و برکات الٰہیہ کا جن سے تمام ملت بہرہ یاب ہوتی ہے۔ تیسرا وعدہ جو مخصوص شہداء الیہ سے ہے یعنی دربار الٰہی میں باریابی کا شرف پانا۔ چنانچہ فرمایا۔ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ۔

پہلے وعدہ مغفرت الٰہی اور ستر پوشی پر غور کرو مسلمانوں سے اگرچہ خطرناک قسم کی غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوئی تھیں جن سے شیرازہ ملت کے منتشر ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا اور قریب تھا کہ غلبہ اسلام اور کفر کے زور توڑنے کی سکیمیں الٹ جاتیں مگر رحمت الٰہی نے ان کمزوریوں اور کوتاہیوں پر مغفرت کی چادر کچھ ایسی عجیب طرح ڈال دی کہ قومی اور ملی ارتقاء کی سکیم باوجود ان غلطیوں کے پورے اوج و عروج پر رواں دواں رہی جس سے دشمن سخت مرعوب ہو کر اور مقابلہ سے عاجز آکر آخر کنارہ کشی اختیار کر گیا۔ چنانچہ اس غزوہ احد کا وہ موقعہ دیکھو جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ۱۳ افراد کی جمعیت رہ گئی اور لشکر کفار کی تعداد تین ہزار تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا معجزانہ نشان دکھایا جس سے جنگ کا پانسہ ہی الٹ گیا اور آخر دشمن نے وہاں سے بھاگ جانے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔

(۱۸) اٹھارہویں حکمت

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسی خطرناک غلطی کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفور رحمت و شفقت کا ایک ایسا عظیم الشان اور بے نظیر نمونہ دکھایا جس کی مثال دنیا میں نہ کسی فوج کے جرنیل میں ملتی ہے اور نہ کسی قوم کے لیڈر میں اس رؤوف و رحیم ذات نے اس فاحش غلطی کے ارتکاب کرنے والوں سے اس موقعہ پر نہ تو کوئی سخت کلامی کی اور نہ ہی اس کے متعلق کسی قسم کا خیال دل میں رکھا۔ یہ معجزانہ شان ذات رحمۃ للعالمین سے ہی مخصوص ہے یہاں تک کہ اس کی نظیر دیگر انبیاء میں بھی نہیں پائی جاتی۔

افسر فوج اور قوم کے لیڈر کے لئے چار صفات حمیدہ کی ضرورت ہے چنانچہ فرمایا

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ

یعنی افسر یا قوم اور جماعت کے قائد کے لئے چار صفات حمیدہ کی ضرورت بتلائی گئی ہے تا جماعت حقیقی رنگ میں مجتمع رہے اور خلوص دل سے اپنے امام کی اطاعت اور فرائض کی بجاآوری میں مشغول رہے

۱۔ افسر نرم طبیعت ہو لِنْتَ لَهُمْ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ اگر کسی ماتحت فرد سے افسر کے خلافِ شان کچھ غلطی ہو بھی جائے تو اسے معاف کرے فَاعْفُ عَنْهُمْ

۳۔ اور اگر ادائیگی فرائض میں کوئی فروگذاشت رہ جائے تو ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

۴۔ اگر جماعت سے اتفاقاً کوئی قصور ہو جائے افسر خواہ اسے معاف بھی کر دے تو پھر بھی دل میں ایک طرح کا حجاب رہتا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے فرمایا کہ انہیں آئندہ اپنی مجلس مشاورت میں شریک کر لیا جائے تا اس طریق سے افسر کی رضامندی کا اظہار ہو کر ماتحت کا دل مطمئن ہو جائے۔

شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ میں اس کی طرف اشارہ ہے فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ میں اس طرف اشارہ ہے کہ کہ امام کے لئے شوریٰ کی کثرت آراء کی اتباع ضروری نہیں بلکہ آراء لینے کے بعد جس پہلو پر امام کا عزم راسخ ہو جائے خدا پر توکل کرتے ہوئے اس پر عمل کرے۔

۱۹ انیسویں حکمت توکل علی اللہ کا سبق

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ
وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ
مِّنْ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

اے مسلمانو! اگر عالم اسباب کے قانون کی رو سے تمہیں اسباب سے کام لینے اور اس میں پوری جدوجہد کرنے کا حکم دیا گیا ہے بے شک خوب محنت کرو اور اسباب سے ان تھک کام لو مگر یاد رکھو! اسباب پر تکیہ نہ کرنا اور ظہور نتیجہ کی امیدیں اسباب سے وابستہ نہ قرار دینا بلکہ نگاہ امید ہمیشہ اللہ پر رکھنا اور اس پہ توکل کرنا نصرت و فتح اور کامیابی و کامرانی کی چابی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہر حال میں اس کے فیصلہ کے منتظر رہو۔ ظہور نتیجہ کا انحصار اسباب پر نہ سمجھنا۔ جنگ احد میں تم نے دیکھ لیا جنگی اصول کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر زبردست اہتمام فرمایا تھا۔ آیت

تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ

اس پر بین شاہد ہے اور فن حربیات کے ماہرین بھی معترف ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حربی نظام بے نظیر تھا مگر اس کے باوجود تمہیں زخم پہنچ ہی گیا اور جنگ بدر میں باوجود بے سروسامانی اور سادگی کے شاندار نتیجہ نکلا۔ چنانچہ عظمت شان کی رو سے اس کا نام یوم الفرقان تجویز ہوا پس تمہاری نگاہ امید ہمیشہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے رحم و کرم پر ہونی چاہیئے۔ یہی مقام توکل ہے اسے مدام نصب العین رکھنا تمہاری کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے اسی توکل کا اثر تھا کہ خیر القرون میں مسلم جماعت کا ادنیٰ فرد بھی جب کبھی سلاطین دنیا کے درباروں میں جاتا تو اس کی اولوالعزمی اور استغنائی کی وجہ سے اہل دربار پر رعب چھا جاتا افسوس کہ جب سے مسلمانوں نے اسے نظر انداز کیا تو بجائے مرعوب کرنے کے خود مرعوب ہونے لگے جس کا نتیجہ آج بھگت رہے ہیں۔

۲۰ بیسویں حکمت

وَمَا اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا۔

فرمایا۔ جنگ احد میں جو تمہیں زخم پہنچا یہ ایک قانون الٰہی کے ماتحت تھا تا مسلمان کہیں اس گھمنڈ میں نہ پڑ جائیں کہ ہم نبی کی جماعت ہیں۔ ہمارے ساتھ ایسے وعدے ہیں۔ ان وعدوں کی بناء پر ہم کبھی شکست نہیں کھا سکتے۔ فرمایا۔ یہ وعدے مشروط بشرائط ہیں جب کبھی ان شرائط کی خلاف ورزی کی گئی تو یاد رکھو کہ محاسبہ الٰہیہ کے زبردست قانون سے تم محفوظ نہیں رہ سکتے۔ تب ان محاسبہ کے وقت قربانی کرنے والے مخلص مومنوں اور قربانیوں سے کترانے والے نام کے مسلمانوں (منافقوں) میں امتیاز ہو جائے گا۔ فرمایا

وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا

بیوگان سے نکاح کے بارہ میں اسلامی تعلیم

قرآن کریم سورہ نور میں ہے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ اے مسلمانو۔ بیوگان کے نکاح کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیوگان کے نکاح کے بارہ میں فرمایا:۔

"بیوہ کے نکاح کا حکم اس طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتی ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اس واسطے بیوہ کے نکاح کے واسطے حکم ہوا ہے . . . . ہاں اس بدرسم کو مٹا دینا چاہیئے کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔ (بدر ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہوں۔ حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے عورتوں کیلئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں۔ خود شیطان کی چیلیاں اور لعنتی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیارا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا۔ بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

(بدر جلد ۲ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء)

واضح رہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری دوسرا حفظ صحت اور تیسرا حفظ نسل (فتاوی احمدیہ)

درحقیقت اسلام اپنے معاشرہ میں عفت اور پرہیزگاری دیکھنا چاہتا ہے ایک جگہ فرماتا ہے مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ کہ نکاح کے ذریعہ انسان بدیوں سے قلعہ میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس عورت بکر ہو یا بیوہ ہر دو صورتوں میں اسلام نکاح کا حکم دیتا ہے اور جو لوگ خدا رسول کے فرمودہ کے مطابق زندگی بناتے ہیں وہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

خاکسار کافی عرصہ سے جوڑوں کے درد اور تبخیر معدہ سے بیمار ہے۔ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ کامل مکمل شفا بخشے۔

(شیخ دوست محمد پریذیڈنٹ جماعت کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

قائدین کرام! چندہ ماہ اپریل جلد بھجوائیں ——— مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتیں ہفتہ قرآن مجید منائیں

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ رمئی بروز ہفتہ سے ۲۶ رمئی بروز جمعہ تک ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے امراء کرام اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں۔ ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں جن مقامات پر خواتین علیحدہ جلسے کر سکیں وہاں پر لجنات اماء اللہ ان کا اہتمام فرمائیں ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

تقاریر کے عنوانات:۔

۱۔ قرآن مجید کی خصوصیات
۲۔ قیامت کا ثبوت از روئے قرآن مجید
۳۔ والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق قرآنی تعلیم
۴۔ تقوٰی کے حصول کے ذرائع۔
۵۔ قرآن کریم میں منافق کی علامات
۶۔ مدعی نبوت کو پہچاننے کے قرآنی اصول

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس

تمام خدام مطلع رہیں کہ امسال سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۶ ہجرت تا ۹ احسان ۱۳۵۱ ہش (۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ میٹرک کا امتحان دینے والے خدام خصوصاً اور باقی خدام کو عموماً اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ مرکز سلسلہ میں علوم قرآن و حدیث وغیرہ سے متمتع ہونے کا یہ بہترین موقعہ ہے۔

قائدین اضلاع و مجالس خدام کی بکثرت شرکت کے لئے پوری کوشش فرمادیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی یاد دہانی کیلئے

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے دینی نصاب کا امتحان ۲۰ رمئی ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ ہوگا۔ کارکنان مطلع رہیں۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

۱: قرآن کریم — سورۃ یونس۔ سورۃ ہود
۲: علم کلام — (۱) احمدی غیر احمدی میں کیا فرق ہے (۲) ایک غلطی کا ازالہ
۳: انٹرویو — ۲۰ نمبر

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

سیکرٹریان تجنید متوجہ ہوں!

ایسے تمام احمدی احباب جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں ان کا مجلس انصار اللہ کا رکن بننا ضروری ہے۔ اس لئے ایسے تمام احباب کو جو اس وقت چالیس سال کے ہو چکے ہیں یا یکم مئی ۷۲ء تک چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائیں گے مجلس انصار اللہ میں شامل کر کے اس کی اطلاع دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

میرے والد محترم حضرت چوہدری نور محمد صاحبؓ کی وفات پر بہت سے احباب نے خطوط کے ذریعہ یا از راہ ہمدردی غریب خانہ پر تشریف لا کر میری دلجوئی فرمائی ہے۔ میں ان سب احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں فرداً فرداً احباب کرام کے خطوط کا جواب دے رہا ہوں تاہم اس اعلان کے ذریعہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ بہاولپور)

طبیہ کالج ربوہ میں تقسیم انعامات کی پہلی تقریب

ربوہ ۲۱ رمئی ساڑھے پانچ بجے شام طبیہ کالج ربوہ میں تقسیم انعامات کی پہلی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو محمد بشیر صاحب ارشد نے کی محمد اسحٰق ظفر صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا اردو منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم محمد اسلم صاحب فاروقی لیکچرار کالج نے کالج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس کے بعد مہمان خصوصی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے تعلیمی امتحانات اور مختلف کھیلوں میں اول اور دوم آنیوالے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور حاضرین سے مختصر خطاب بھی فرمایا۔ آپ نے قرآنی آیت مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا علم کی دو اقسام ہیں علم الادیان اور علم الابدان اور دونوں علوم بہت اہم ہیں۔ دین کا عالم دینی مسائل کے ذریعہ لوگوں کی روحانی ترقیات میں کوشاں رہ کر اپنی اور دوسروں کی عاقبت سنوارتا ہے اور علم الابدان کا ماہر خلق خدا کی صحت برقرار رکھنے میں کوشاں رہتا ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ صحیح جسم کے بغیر انسان دینی خدمات بھی صحیح طور پر سرانجام نہیں دے سکتا۔

آپ نے فرمایا۔ طبیب مخلوق خدا کی خدمت احسن طریق سے انجام دے سکتا ہے اور یہ خدمت اس کیلئے بڑی برکت کا موجب ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ۔ جو لوگوں کو نفع دے وہ زمین میں دیر تک رہتا ہے پھر بہترین طبیب وہ ہوتا ہے جو مریض کو دوا دینے کے ساتھ ساتھ اس کیلئے دعا بھی کرے اور مریض کو مایوس نہ ہونے دے اس کے حوصلہ کو بلند رکھے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ جن طلباء نے انعامات حاصل کئے ہیں۔ میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ترقی کے مزید سامان پیدا کرے اور وہ خلق خدا کے لئے مفید وجود ثابت ہوں جو طلباء انعام حاصل نہیں کر سکے وہ مایوس نہ ہوں بلکہ مزید محنت کر کے اپنے آپ کو انعام کا مستحق بنائیں۔ خدا کرے اس کالج کے تمام طلباء قوم کے لئے قابل فخر ہوں۔

اس مختصر خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ معزز مہمانوں کی خدمت میں مشروبات، مٹھائی اور پھل پیش کئے گئے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بیٹا کیپٹن حبیب نقی اللہ مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو پاک بھارت جنگ میں دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر کے حی و قیوم خدا کے حضور حاضر ہو گیا تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حکومت پاکستان نے میرے بہادر شہید بیٹے کو ستارہ جرأت کا اعزاز عطا کیا ہے۔ تمام بھائی بہنیں میرے دوسرے دونوں بچوں کے لئے دعا کریں کہ وہ بھی اپنے بہادر بھائی کے نقش قدم پر چلیں اور پاکستان کا نام روشن کریں۔
(ممتاز نقی اللہ نمبر ۷۹ این ۷۔ پونچھ روڈ۔ لاہور)

۲۔ عزیزم کریم احمد صاحب ابن برادرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ننگوی حال کراچی کو کار کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں عزیزم حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کا نواسہ ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (حفیظ الرحمٰن سنوری ربوہ)

۳۔ عاجز سخت بیمار ہے اور روز بروز حالت انتہائی خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ احباب کرام عاجز کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد مالک سیالکوٹ)

۴۔ میرے بزرگ اور قابل احترام دوست آغا محمد بخش صاحب آف ملتان جو کہ آج کل رحمٰن پورہ لاہور میں رہتے ہیں بیہوشی کی حالت میں میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ فالج کے حملہ کے بعد عرصہ سے صاحب فراش تھے ذیابیطس کے بھی مریض ہیں احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (ڈاکٹر بشیر احمد۔ اسلامیہ پارک لاہور)

۵۔ خاکسار کے بھائی محمد حسین صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں اور آج کل سول ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(بشیر احمد اختر۔ واقف زندگی۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

۶۔ میرے ماموں محترم سید آفتاب حسین صاحب بخاری۔ چند دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں نیز ابا جان بھی اپنے دماغی اپریشن کے سبب بہت کمزور چلے آ رہے ہیں۔ دونوں کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید نوید احمد بخاری سمن آباد۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ ایک معیّن پروگرام بنا کر اسکے ماتحت وقارِ عمل منایا کریں

وہ عام اعلان کر کے باقی جماعت کے دوستوں کو بھی اس میں شامل کریں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

۱۹۳۹ء میں بمقام قادیان سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام الاحمدیہ کو نصائح کرتے ہوئے وقارِ عمل کے سلسلے میں جو اہم ہدایات دی تھیں ان کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:

"خدام الاحمدیہ کے ممبران کو چاہیئے کہ وہ ایک پروگرام بنا کر اس کے ماتحت کام کیا کریں۔ یونہی بغیر سوچے سمجھے کام کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جس طرح بجٹ تیار کئے جاتے ہیں اسی طرح انہیں اپنے کام کے پروگرام وضع کرنے چاہئیں۔ مثلاً ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے۔ اس بارہ میں یونہی بغیر پروگرام کے ادھر اُدھر کام کرتے پھرنے کی بجائے اگر وہ کسی ایک سڑک کو لے لیں اور اپنے پروگرام میں یہ بات شامل کر لیں کہ انہوں نے اسی سڑک پر بھرتی ڈال کر اسے ہموار کرنا اور اس کے گڑھوں کو پُر کرنا ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کام اپنے ذمے لیں اور اسے وقت معین کے اندر مکمل کریں تو یہ بہت عمدہ نتیجہ پیدا کرے گا۔ بہ نسبت اس کے کہ بغیر ایک معیّن پروگرام کے وہ کام کرتے جائیں۔ وہ ایک سڑک یا ایک گلی لے لیں اور اس کی صفائی اور مرمت اس حد تک کریں کہ اس سڑک یا گلی میں کوئی نقص نہ رہے۔ مثلاً وہ ایک سڑک کو درست کرنا چاہتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ انجنیئروں سے مشورہ لیں اور ان سے پوچھیں کہ یہ سڑک کس طرح درست ہو سکتی ہے پھر جو طریق وہ بتائیں اور جو نقشہ انجنیئر تجویز کریں۔ اس کے مطابق وہ اس سڑک کی درستی کریں اور چھ مہینے یا سال جتنا وقت بھی اس پر صرف ہو اتنا وقت اس پر صرف کیا جائے اور اس سڑک کو انجنیئر کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق درست کیا جائے مگر اب یہ ہوتا ہے کہ چند مٹی کی ٹوکریاں ایک گڑھے میں ڈال دی جاتی ہیں اور چند دوسرے گڑھے میں اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کوئی کام ہوا ہے۔ پس ہدایت تو یہ ہے کہ کوئی ایک کام شروع کیا جائے اور اسے ایسا مکمل کیا جائے کہ کوئی انجنیئر بھی اس میں نقص نہ نکال سکے دوسری بات یہ ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ دوسرے آدمیوں سے کوئی کام نہیں لیا جاتا حالانکہ خدام الاحمدیہ کے کام کرنے کے یہ معنی نہیں کہ دوسروں کے لئے اس میں حصہ لینا ممنوع ہے۔ اس لئے میں مجلس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ صرف ممبران سے ہی کام نہ لیا کریں۔ بلکہ بعض دنوں میں وہ عام اعلان کر کے باقی جماعت کے دوستوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا کریں۔ بلکہ وہ کام کرنے کے لئے مجھے بھی بُلا لیا کریں۔ آخر اگر ہاتھ سے کام کرنا ثواب ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم دوسروں کو تو کہیں کہ اس ثواب میں حصہ لیں مگر خود اس ثواب میں شامل نہ ہوں یہ تو منافقت ہوگی کہ ہم دوسروں کو تو کہیں کہ فلاں کام بڑا اچھا ہے مگر خود گھر میں بیٹھے رہیں ہاں اگر اس کام سے زیادہ بہتر اور زیادہ ضروری کام ہم کوئی کر رہے ہوں تو اس صورت میں بے شک اس کام میں حصہ نہ لینا حرج کی بات نہیں لیکن اگر اور کوئی ایسا ضروری کام نہ ہو تو میرے نزدیک اس وقت ہر چھوٹے بڑے کو اس کام میں حصہ لینا چاہیئے اور میں چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کے ممبران اپنے کام میں ہمیں بھی شمولیت کا موقعہ دیں۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۹۵ تا ۹۷)

ایک ماہ کے اندر اندر وقفِ عارضی کی کمی پوری کی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا کہ جماعت ایک ماہ کے اندر اندر وقفِ عارضی کی کمی کو پورا کرے۔ امراء اضلاع اور مربی صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں احباب جماعت سے وقفِ عارضی کے فارم پُر کروا کر جلد بھجوائیں تا میعاد کے اختتام پر حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جائے کہ احباب جماعت نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کر دی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

وقفِ جدید کے کام کی اہمیت اور انصار اللہ

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان بھر میں معلمین وقفِ جدید قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ کئی غیر مسلم اصحاب ان کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ انصار اللہ کا فرض ہے کہ ایسی بابرکت تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی انتہائی کوششوں کو بروئے کار لائیں تاکہ تعلیم القرآن اور تبلیغ اسلام کا کام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے۔ انصار اللہ دیکھیں کہ کیا ان کے حلقہ میں ہر گھر کا ہر فرد اس تحریک میں کما حقہ قربانی کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب انصار بھائیوں کو اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

(قائد وقفِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا پہلا امتحان ۲۸ مئی بروز اتوار منعقد ہوگا۔ عہدیداران بچیوں کو امتحان کے لئے اچھی طرح تیاری کروائیں۔ نیز مرکز کو اطلاع دیں کہ انہیں کتنے پرچے درکار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ بچیوں کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب رخصتانہ

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید کے کوارٹر پر ان کی ہمشیرہ محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بنت محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۹/۴/۷۲ بروز بدھ بعد دوپہر منعقد ہوئی۔ بارات لاہور سے آئی۔ ربوہ کے احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ کا نکاح ۲۵/۴/۷۲ کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور کے صاحبزادے مکرم چوہدری عزیز فضل اللہ صاحب پرچیز آفیسر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کے ساتھ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ احباب رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا فرمادیں۔

درخواست دعا

ان دنوں میٹرک کا امتحان ہو رہا ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء بھی یہ امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب طلباء کو اپنے فضل سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷